



بینک دولت پاکستان

24 نومبر 2009ء

زری پالیسی سے متعلق فیصلہ

اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس کی

اہم معاشی اظہاریوں کا طائرانہ جائزہ لینے پر کئی حوالوں سے خاطر خواہ بہتری نظر آتی ہے۔ گرانہ (سال بسال) اکتوبر 2009ء میں کم ہو کر 8.9 فیصد ہو گئی اور رواں مالی سال کے آخر تک 11 فیصد کے آس پاس رہنے کی توقع ہے۔ بیرونی جاری حسابات کا خسارہ خاصاً بہتر ہوا ہے اور پیش گوئی کے حوالے سے اس میں مثبت تبدیلیاں آئی ہیں۔ اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری سے ماہی حدود میں رہی اس لیے زرو سنج (زری) پیش گوئی کے راستے پر حدود کے اندر رہا۔ حقیقی پیداوار کے شعبے میں بھی بہتری کے آثار نظر آ رہے ہیں کیونکہ بڑے پیمانے پر اشیا سازی کے شعبے میں طویل عرصے تک زوال کے بعد بحالی آئی ہے۔ تاہم جب ان خوش آئند تبدیلیوں کو بغور دیکھا جائے اور ساتھ ہی عملی تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے امن وامان کی ملکی صورتحال اور مالیاتی غیر یقینی حالات کا جائزہ لیا جائے تو ظاہر ہوتا ہے کہ اس حوالے سے احتیاط اور مزید تجزیے کی ضرورت ہے۔

عمومی اور قومی گرانہ کے پیمانوں کے لحاظ سے ماہ بہ ماہ گرانہ میں اتار چڑھاؤ اور بلند سطح کا اظہار ہوتا ہے۔ عمومی گرانہ 0.5 اور 1.7 فیصد کے درمیان رہی جبکہ قومی گرانہ 0.8 فیصد کی سطح پر رکھی رہی۔ تسلی بخش امر یہ ہے کہ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ کی ان اشیا کی تعداد خاصی کم ہوئی ہے جو ایک تاریخی نشانیہ کے مقابلے میں بلند ماہانہ اضافہ ظاہر کرتی ہیں۔ تاہم ساتھ ہی ایسی اشیا کی تعداد بڑھی ہے جو تسلسل سے بلند گرانہ کا مظاہرہ کر رہی ہیں جس سے غالباً دور ثانی کے اثرات کی موجودگی پتہ چلتی ہے۔ بعض غذائی اشیا کی رسد کے ناقص انتظامات بھی گرانہ کی توقعات پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے۔ مالی سال 09ء کی پیش گوئی سے بلند تر مالیاتی خسارے نے مالی سال 10ء کے لیے گرانہ کے آئندہ منظر نامے سے متعلق بعض مفروضات کو بدل دیا ہے۔ علاوہ ازیں بجلی اور گیس کی نرخوں میں تبدیلی، جو مالیاتی استحکام کا لازمی حصہ ہے، اور عالمی معاشی بحالی کی ابتدائی علامات کی بنا پر اجناس کی عالمی قیمتوں کا دوبارہ سر ابھارنا گرانہ کے آئندہ منظر نامے میں غیر یقینی کیفیت پیدا کرنے کا باعث ہو سکتا ہے۔

توقع ہے کہ عالمی معیشت کی بحالی اجناس کے نرخوں پر اثر انداز ہونے کے علاوہ عالمی تجارت اور سرحدوں کے پار سیالیت کے بہاؤ میں اضافہ کرے گی جس کے پاکستان کی برآمدات اور نجی مالکاری رقوم کی آمد پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ کارکنوں کی ترسیلات زر کی موجودہ بلند سطح، مالی سال 10ء کے ابتدائی چار مہینوں کے دوران بیرونی جاری حسابات کے خسارے میں بہتری اور اس کے 1.1 ارب ڈالر کی سطح پر آنے سے امکان ہے کہ پاکستانی معیشت بڑھتے ہوئے درآمدی بل کو برداشت کرنے میں کامیاب رہے گی جس میں اضافے کا سبب معیشت کی بحالی اور تیل کے بلند نرخ ہیں۔ تاہم ادائیگیوں کے مجموعی توازن کی مضبوطی و پائیداری کا انحصار بیرونی مالی رقوم کی بحالی پر ہے۔ ان میں سے جزدانی بیرونی رقوم کی آمد میں اضافہ ہو رہا ہے، براہ راست سرمایہ کاری میں کمی آئی ہے اور آئی ایم ایف کے سوا سرکاری رقوم کی آمد توقعات سے خاصی کم رہی ہے۔ مستقبل میں آئی ایم ایف کے سوا دیگر بیرونی رقوم کی آمد کی مقدار اور وقت کے بارے میں غیر یقینی کیفیت برقرار ہے جس سے اسٹیٹ بینک کے لیے سیالیت کے انتظام اور حکومت کی میزانیہ مالکاری میں مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔

سرکاری شعبے میں قرض گیری کی مستحکم طلب کی بنا پر بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں اضافے کا امکان ہے۔ گوکہ وزارت خزانہ ٹی بلز کی نیلامیوں کے اعلان کردہ اہداف کی کم و بیش پابندی کر رہی ہے تاہم اس نے مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں اب تک کی جانے والی چار نیلامیوں میں 37 ارب روپے کی تکمیل عرصیت کے عوض اعانت میزانیہ کے لیے 91 ارب روپے جمع کیے ہیں۔ مزید برآں، گندم کی خریداری کے لیے لیا گیا قرض توقع سے کم واپس ہوا ہے اور چاول، چینی اور کھاد جیسی دیگر اجناس کے لیے مزید نیا قرض لیے جانے کے باعث یہ واپسی کسی حد تک بے اثر ہو چکی ہے۔ مزید برآں سرکاری شعبے کی انٹرنیشنل زری جانب سے لیے جانے والے قرضوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

اگرچہ مالی سال 10ء کے ابتدائی انیس ہفتوں کے دوران نجی شعبے کو قرضوں کی مجموعی فراہمی میں 3 ارب روپے کی واپسی ظاہر ہوتی ہے تاہم گذشتہ سات ہفتوں کے دوران قرضوں میں نمایاں (92 ارب روپے) اضافہ ہوا۔ یہ امر رواں مالی سال کے ابتدائی دو ماہ میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی بہتر کارکردگی سے بھی مطابقت رکھتا ہے۔ گذشتہ مالی



بینک دولت پاکستان

سال کے ابتدائی دو ماہ میں نمونہ 5.7 فیصد تھی جو رواں سال اسی عرصے میں 0.5 فیصد ہو گئی۔ بجلی کی رسد میں متوقع بہتری اور عالمی طلب میں ممکنہ اضافے کے پیش نظر نجی شعبے کا قرضہ مزید بڑھ سکتا ہے اور اس اضافے کے پائیدار رہنے کا انحصار اس امر پر ہوگا کہ بینک خطرات سے کس قدر گریز کاروبار اپناتے ہیں، محدود وسائل کے تصرف میں سرکاری شعبہ کس حد تک پہل کرتا ہے اور بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں بتدریج اضافے کے ذریعے سیالیت کا ادخال کس سطح پر ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ملک میں امن و امان کی صورت حال کے باعث معیشت میں خطرے اور بے یقینی کی مجموعی سطح خاصی بلند ہو چکی ہے۔ نتیجتاً مالیاتی صورت حال پر، بالخصوص مالکاری پہلو سے، دباؤ بڑھ چکا ہے اور حقیقی پیداوار میں نمو محدود ہے۔ ان حالات میں زری و مالی استحکام اور حقیقی پیداواری سرگرمیوں میں توازن قائم کرنا دشوار ہوتا جا رہا ہے۔ اس تناظر میں اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا ہے کہ حقیقی معاشی سرگرمیوں کی بحالی میں مدد دی جائے اور ساتھ ہی اگلے دو ماہ کے دوران معاشی استحکام کے حوالے سے پیش آنے والے واقعات پر کڑی نظر رکھی جائے۔ لہذا 25 نومبر 2009ء سے اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ 50 بی پی ایس کم کر کے 12.5 فیصد کر دیا جائے گا۔